بسلسلہ صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا

لجنہ اماء اللہ

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

خدا تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ لوصد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر بچوں کیلئے سیرت صحابیات پر کتب شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ کوشش یہ کی گئی ہے کہ کتاب دلچسپ اور آسان زبان میں ہو، تا بچے شوق سے پڑھیں اور مائیں بھی بچوں کو فرضی کہانیاں سنانے کی بجائے ان کتب سے اپنے اسلاف کے کارنامے سنائیں تاکہ بچوں میں بھی ان جیسا بننے کی لگن پیدا ہو۔

خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

حضرت اُمِّ سلَیم رضی اللہ عنہا

پیارے بچو!

آج آپ کو خادمِ رسول ﷺ انس بن مالکؓ کی والدہ کے حالات سناتے ہیں جو نہایت نیک اور پارسا عورت تھیں۔ ان کی اولاد نے ان سے نیکی کے عمدہ نمونے سیکھے۔ ان کا نام غمیصاء اور کنیت اُمِّ سُلَیم تھی ان کے والد ملحان بن خالد اور والدہ کا نام مُلَیکہ تھا۔(1)

حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کے قبول اسلام اور شادی کا واقعہ بڑا دلچسپ ہے۔ اسلام قبول کرنے سے پہلے حضرت اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کی شادی مالک بن نضر سے ہوئی تھی۔ اسی زمانہ میں حضرت انسؓ کی پیدائش ہوئی۔ جلد بعد ہی اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کر لیا۔ آپؓ مدینہ میں ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھیں۔ آپؓ کے شوہر مالک بن نضر اپنے پرانے مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے۔ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا کو جب موقع ملتا انہیں اسلام کی تبلیغ کیا کرتیں۔ یہ مالک کو ناگوار تھا اس لئے وہ ان کے قبولِ اسلام سے ناراض ہو کر شام چلے گئے اور وہیں ان کا انتقال ہو گیا۔ مالک کی وفات کے بعد انہی کے قبیلہ کے ایک شخص ابوطلحہ انصاری

نے (جو مدینہ کے سب سے زیادہ مالدار آدمی تھے) اُمِ سُلَیم کو نکاح کا پیغام دیا۔ مگر چونکہ ابوطلحہ مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اُمِ سُلَیمؓ نے ان کے پیغام کا انکار کر دیا۔ آپؓ نے اسلامی غیرت کا شاندار نمونہ دکھاتے ہوئے کہا میں مشرک سے ہرگز نکاح نہ کروں گی۔(2)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ نے حکمت سے ابوطلحہ کو اسلام کے خوبصورت پیغام کی طرف دعوت دی۔ ابوطلحہ اس قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جو درختوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے ابوطلحہ سے پوچھا کہ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ تمہارا معبود جس کی تم عبادت کرتے ہو زمین سے اگتا ہے۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں! اُمِّ سُلَیمؓ نے کہا، پھر کیا تمہیں ایک درخت کو پوجتے شرم نہیں آتی؟ اُمِّ سُلَیمؓ نے انہیں اچھی طرح سمجھایا کہ آپ جیسے معزز آدمی کے پیغام کا میں انکار نہیں کر سکتی لیکن مشرک اور مسلمان کے درمیان شادی جائز نہیں ہے۔ البتہ اگر آپ اسلام قبول کر لیں تو میں آپ سے کوئی حق مہر طلب نہ کروں گی۔ آپ کا اسلام قبول کرنا ہی میرا مہر ہو گا۔ چنانچہ اُمِّ سُلَیمؓ کی تبلیغ سے ابوطلحہ نے کچھ عرصہ بعد اسلام قبول کر لیا۔ اور اُمِ سُلَیمؓ نے وعدہ ایفاء کرتے ہوئے ان سے نکاح کیا۔ اُمِّ سُلَیمؓ کے بیٹے انسؓ کی ولایت میں یہ نکاح طے پایا۔(3)

جیسا کہ ذکر ہوا ہے انس اُم سُلَیمؓ کی پہلی اولاد تھے جو ان کے پہلے شوہر مالک بن نضر سے تھے۔ ابوطلحہ سے ان کے دو بیٹے عبداللہؓ اور ابوعمیرؓ ہوئے۔ وہی ابوعمیرؓ جنہوں نے ایک چڑیا پال رکھی تھی اور اس کا نام نغیر رکھا تھا۔ یہ چڑیا ایک دفعہ اچانک گم ہوگئی یا مرگئی تو حضورﷺ نے ابوعمیرؓ کو پریشان دیکھ کر ازراہ مزاح ان سے فرمایا کہ اے ابوعمیرؓ نغیر نے تیرے ساتھ کیا کیا؟ (4)

ابوعمیر کمسنی میں فوت ہو گئے ان کی وفات پر حضورﷺ نے اُمِ سُلَیمؓ کے نعم البدل کی دعا کی جس کے بعد عبداللہؓ پیدا ہوئے اور ان سے ابوطلحہؓ اور اُمِّ سُلَیمؓ کی نسل چلی۔ اس بچے کی پیدائش پر ان کی والدہ اُم سُلَیمؓ نے بڑے بیٹے انسؓ کے ہاتھ نوزائیدہ بچے کو دعا اور برکت کی غرض سے حضورﷺ کی خدمت میں بھجوایا۔ آنحضورﷺ نے جب انسؓ کو بچہ اٹھائے آتے دیکھا تو فرمایا معلوم ہوتا ہے اُمِّ سُلَیمؓ کے ہاں بچہ ہوا ہے۔ یہ وہی بچہ تھا جس کی پیدائش سے پہلے حضورﷺ نے اسکے لئے دعا کی تھی۔ حضورﷺ نے پیار سے اس بچہ کو گود میں لے لیا اور مدینہ کی عمدہ اور مشہور کھجور عجوہ منگوائی۔ اسے چبا کر نرم کر کے بچہ کے منہ میں ڈالا تو وہ چوسنے لگا۔ حضورﷺ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے کہ

نومولود بچہ بھی شوق سے کھجور چوسنے لگا ہے۔حضورﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہؓ رکھا اوراس کے لئے برکت کی دعا کی۔روایت ہے کہ عبداللہؓ کے نو بیٹے ہوئے اوروہ سب کے سب قرآن کے حافظ تھے۔اُمِ سُلَیمؓ کی سیرت کا دلکش اوراہم پہلوان کا حضورﷺ کی دعاؤں پر کامل یقین ہے۔کتنے اہتمام سے وہ اپنے نومولود بچے کو برکت اور دعا کے حصول کے لئے حضورﷺ کی خدمت میں بھجواتی ہیں تاکہ حضورﷺ کی دعاؤں سے فیضیاب ہوسکیں۔(5) اُمِّ سُلَیمؓ کوخود بھی دعاؤں سے اتنا شغف تھا کہ ایک دفعہ انہوں نے خود حضورﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کچھ کلمات سکھائیں جو اپنی دعاؤں میں پڑھا کروں اس پر حضورﷺ نے فرمایا کہ:۔

’’تم دس دفعہ سبحان اللہ دس دفعہ الحمدللہ اور دس دفعہ اللہ اکبر کہو، پھر جو دعا کروگی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔‘‘(6)

دس سال کی عمر میں انسؓ کی والدہ انہیں رسول اللہﷺ کی خدمت کرنے کے لئے آپﷺ کے پاس لے گئیں اورحضورﷺ سے عرض کیا، یارسول اللہﷺ سوائے میرے ہر انصاری مرد یا عورت نے آپ کو کوئی نہ کوئی تحفہ دیا ہے۔میرے پاس بس میرا یہی بچہ ہے۔اگر آپﷺ اسے قبول فرمالیں تو مجھے بے حد خوشی ہوگی۔حضورﷺ نے

انسؓ کو اپنے پاس رکھ لیا اور انہوں نے دس سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی توفیق پائی۔

حضرت انسؓ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں جو کچھ سیکھا اس کا ذکر اس طرح کیا کرتے تھے کہ آپ ﷺ نے مجھے یہ نصائح فرمائیں۔

(1) اے میرے بیٹے میرے راز کی حفاظت کرنا تم مومن بن جاؤ گے۔

(2) اگر ہو سکے تو ہمیشہ باوضو رہنا کیونکہ اگر موت کا فرشتہ باوضو شخص کی روح قبض کرے تو وہ اس کے حق میں اچھا گواہ ہوتا ہے۔

(3) بیٹے ! اگر ہو سکے تو ہمیشہ دعا میں لگے رہنا کیونکہ جب تم دعا میں مشغول ہو گے فرشتے تمہارے لئے دعائیں کریں گے۔

(4) جب بھی گھر سے نکلو تو کسی کی طرف (بے وجہ) نظر اٹھا کر مت دیکھنا سوائے اس کے کہ تم سلام کرو اگر اس حال میں گھر جاؤ گے تو تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو گا اور تمہارے گھر والوں کے لئے برکت کا موجب ہو گا۔

(5) اگر تم میری اطاعت کرو تو موت سے بڑھ کر تمہیں کوئی چیز محبوب نہ ہو۔(7)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ رشتہ میں رسول اللہ ﷺ کی خالہ تھیں اور ان کے شوہر ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے فدائی عاشق تھے۔حضور ﷺ ان

کے گھر بے تکلفی سے آتے جاتے تھے اور بعض دفعہ ان کے گھر تشریف لا کر آرام فرماتے۔ حضرت اُمِّ سُلَیمؓ آپ ﷺ کو کھانے پینے کی چیزیں پیش کرتیں تو آپ ﷺ انہیں قبول فرما لیتے اور اسی طرح بے تکلفانہ انداز میں دینی سوال بھی کر لیا کرتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی شفقت سے ان کو جواب دیتے۔

ایک دفعہ حضرت اُمِّ سُلَیمؓ کے ہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے وہ گھر پر نہ تھیں آپ آرام کی خاطر بستر پر سو رہے۔ کسی نے اُمِّ سُلَیمؓ کو اطلاع کی کہ رسول اللہ ﷺ آپؓ کے بچھونے پر سو رہے ہیں۔ اُمِّ سُلَیمؓ آئیں تو دیکھا حضور ﷺ پسینہ سے شرابور ہیں۔ وہ موقع غنیمت جانتے ہوئے حضور ﷺ کا پسینہ پونچھ کر شیشی میں بھرنے لگیں حضور ﷺ بھی چونک گئے اور فرمایا کہ یہ کیا کر رہی ہیں۔ اُمِّ سُلَیمؓ کہنے لگیں کہ اسے اپنی خوشبو کی شیشی میں ڈالوں گی کیونکہ آپ ﷺ کا پسینہ سب سے بڑھ کر خوشبو ہے اور یہ میں اس لئے کر رہی ہوں تا کہ ہمارے بچے اس سے برکت حاصل کر سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے۔(8)

اسی طرح ایک مرتبہ حضور ﷺ اُمِّ سُلَیمؓ کے گھر تشریف لائے۔ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں کھجور اور مکھن پیش کیا تو حضور ﷺ

نے فرمایا کہ ان چیزوں کو برتن میں ہی رہنے دو میں روزہ سے ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے گھر میں ایک طرف جا کر نفل نماز ادا فرمائی، اُمِّ سُلَیمؓ اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک خواہش ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا، وہ کیا؟ انہوں نے جواب دیا، آپ کا خادم انسؓ، اس کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ تب حضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ انس کے مال اور اولاد میں برکت عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو غیر معمولی طور پر قبول فرمایا۔ چنانچہ سو تک ان کی اولاد ہوئی۔ ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور انہوں نے بہت لمبی عمر پائی۔ (9)

کسی نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ امہّات المؤمنین کے علاوہ صرف اُمِّ سُلَیمؓ کے گھر جاتے ہیں اس کی کیا حکمت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تو میرا ان سے رحمی رشتہ ہے جس کا حق ادا کرنا مجھ پر لازم ہے دوسرے ان کے والد اور بھائی ایک جنگ میں شہید ہو گئے تھے مجھے اس کا بھی پاس ہے۔ (10)

اُمِّ سُلَیمؓ اور ان کے خاوند ابو طلحہؓ کا ایک عجیب اور بظاہر ناقابل یقین واقعہ ان کے بیٹے ابو عمیرؓ کی وفات پر ان کے غیر معمولی صبر کا ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ ابو عمیرؓ جو اُمّ سُلَیمؓ کے بہت ہی پیارے بیٹے تھے شدید بیمار ہو گئے ۔ان دنوں ابو عمیرؓ کے والد ابو طلحہؓ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے ۔اسی بیماری میں ابو عمیرؓ اچانک فوت ہو گئے اس موقع پر ان کی والدہ اُمِّ سُلَیمؓ نے جنہیں اپنے بیٹے سے بہت محبت تھی ۔کمال صبر کا نمونہ دکھایا۔ وہ نہ تو خود پریشان ہوئیں نہ سفر سے آتے ہی اپنے شوہر کو پریشان کیا۔ بلکہ بچے کو اللہ کی امانت جان کر صبر کر لیا اور سب گھر والوں سے کہہ دیا کہ کوئی ابو طلحہؓ کو ان کے بیٹے کی وفات کے بارہ میں نہ بتائے۔ جب ابو طلحہؓ رات گئے واپس لوٹے اور بیمار کا حال پوچھا تو اُمِّ سُلَیمؓ نے بڑے صبر اور عقلمندی سے کام لیتے ہوئے ذو معنی جواب دیا کہ بچہ بہت سکون میں ہے۔ان کا مطلب تھا کہ وہ بیماری کی تکلیف سے آزاد ہو کر خدا کے حضور حاضر ہو چکا ہے۔ ابو طلحہؓ سمجھے کہ شاید بچہ صحت یاب ہو گیا ہے۔ پھر اُمِّ سُلَیمؓ نے ابو طلحہؓ کو کھانا پیش کیا اور وہ دونوں آرام سے سو گئے ۔ اگلی صبح جب نماز کے لئے مسجد نبوی جانے لگے تو اُمِّ سُلَیمؓ نے انہیں روک کر پوچھا ابو طلحہؓ اگر کوئی شخص ہمارے پاس اپنی کوئی امانت رکھوائے اور پھر واپس مانگ لے تو کیا ہمیں وہ امانت واپس دینی چاہیئے یا نہیں؟ ابو طلحہؓ نے کہا ہاں کیوں نہیں؟ اس پر اُمِّ سُلَیمؓ نے ان سے کہا کہ پھر آپ اپنے

بیٹے کی وفات پر صبر کریں کیونکہ وہ بھی ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت تھا اور اب اس نے ہم سے اپنی امانت واپس لے لی ہے۔ ابوطلحہؓ مسجد نبوی میں جا کر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو سارا واقعہ کہہ سنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تم دونوں کی آج کی رات میں برکت ڈالے اور اس بچے کا نعم البدل عطاء کرے۔ چنانچہ حضور ﷺ کی یہ دعا ان کے حق میں قبول ہوئی اور اُمِّ سُلَیمؓ کی اولاد میں ایسی برکت پڑی کہ دس بیٹے ہوئے اور سب کے سب قرآن کے حافظ تھے۔(11)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ کو حضور ﷺ سے بے انتہا محبت تھی۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے۔ پیاس محسوس ہونے پر بے تکلّفی سے اٹھ کر ان کے مشکیزہ سے منہ لگا کر پانی پی لیا۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے تبرک کی خاطر مشکیزہ کا منہ کاٹ کر اپنے پاس رکھ لیا۔(12)

اُمِّ سُلَیمؓ حضور ﷺ کے ٹوٹے ہوئے بالوں کو بھی شیشی میں محفوظ کر لیتی تھیں۔ اسی طرح حضور ﷺ کا پسینہ بھی اپنے پاس خوشبو کے طور پہ رکھتیں۔ مگر محتاط اتنی تھیں کہ اپنی وفات سے پہلے وہ وصیت کر گئیں کہ ان چیزوں کو میرے ساتھ دفنا دیا جائے۔(13)

5 ہجری میں حضرت زینبؓ سے حضور ﷺ کی شادی کے موقعہ پر

اُمِّ سُلَیمؓ نے گوشت کا عمدہ کھانا تیار کیا اور اپنے بیٹے انسؓ کے ہاتھ کھانے کا بھرا برتن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھجوایا اور کہلا بھیجا کہ اس خوشی کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ حقیر سا تحفہ قبول فرمائیں۔(14)

7 ہجری میں غزوۂ خیبر کے بعد حضرت صفیہؓ کی حضور ﷺ سے شادی ہوئی تو اُمِّ سُلَیمؓ نے ہی حضرت صفیہؓ کو دلہن بنایا۔ اُمِّ سُلَیمؓ اکثر حضور ﷺ کے گھر کی خواتین کے ساتھ غزوات اور سفروں پر جایا کرتی تھیں۔(15)

اُمِّ سُلَیمؓ کا ایک اور دلچسپ واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ کی اُمِّ سُلَیمؓ کے ہاں پرورش پانے والی ایک بچی پر نظر پڑی تو ازراہِ شفقت فرمایا، ارے تم تو بہت بڑی ہو گئی ہو۔ پھر ازراہِ مذاق فرمایا، اور بڑی مت ہونا۔ اس پر وہ بچی روتے ہوئے اُمِّ سلیمؓ کے پاس چلی گئی۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے پوچھا میری بچی کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اب اور بڑی نہ ہونا۔ بس اب تو میں کبھی بڑی نہ ہو سکوں گی۔ یہ سن کر اُمِّ سُلَیمؓ جلدی سے اٹھیں اور اپنی چادر اوڑھی اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا اُمِّ سُلَیمؓ کیا ہوا؟ انہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ کیا آپ نے میری یتیم بچی کو بددعا دی

ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ کیسے؟ انہوں نے حضور ﷺ کو سارا قصہ سنایا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ تو یہی سمجھ رہی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ کہہ کر اور بڑی نہ ہونا اسے بد دعا دے دی ہے اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور فرمانے لگے اے اُمِّ سُلَیمؓ کیا تمہیں پتہ نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط کر رکھی ہے؟ میں نے کہہ رکھا ہے کہ میں تو ایک انسان ہوں اور ایک عام انسان کی طرح ہی خوش بھی ہوتا ہوں اور غصّے بھی۔ اگر میں اپنی امت میں سے کسی کے بارہ میں کوئی ایسی بات کہہ دوں جس کا وہ اہل نہ ہو تو وہ بات اس کے لئے قیامت کے دن طہارت، پاکیزگی اور قربِ الٰہی کا موجب بنا دے(16)

اس واقعہ سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُمِّ سُلَیمؓ یتیم بچوں کی اپنے گھر میں نہایت پیار اور محبت سے پرورش کیا کرتی تھیں۔ بچوں کے نازک جذبات، ان کی معصومانہ تکالیف کا احساس کرتیں اور انہیں دور کرنے کی بھی کوشش کرتی تھیں۔ حضرت اُمِّ سُلَیمؓ حضور ﷺ کی بہت اطاعت گزار صحابیہ تھیں اور آپ ﷺ کے ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ ایک خاتون بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اس بات پر بیعت لی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ اس عہد کا جن پانچ عورتوں

نے حق ادا کر کے دکھایا ان میں سے ایک اُمِّ سُلَیمؓ بھی تھیں۔(17)

مدینہ کے ابتدائی دنوں کی بات ہے ایک روز ابوطلحہؓ اُمِّ سُلَیمؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں نے حضور ﷺ کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے۔ لگتا ہے کہ حضور ﷺ مسلسل فاقہ سے ہیں۔ کیا تمہارے پاس گھر میں کھانے کے لئے کچھ ہے؟ اُمِّ سلیمؓ نے کہا، ہاں اور پھر فوراً کچھ روٹیاں ایک کپڑے میں لپیٹ کر اپنے پیارے بیٹے انسؓ کے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھجوا دیں۔ انسؓ کہتے ہیں، میں مسجد نبوی میں حضور ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ اپنے صحابہ میں تشریف فرما تھے۔ میں سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، کیا ابوطلحہؓ نے تمہیں کھانے کی کوئی چیز دے کر بھیجا ہے۔ انسؓ نے عرض کی، جی ہاں! اے اللہ کے رسول ﷺ۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام حاضرین مجلس سے فرمایا کہ چلو ابوطلحہؓ کی طرف چلیں۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر ابوطلحہؓ کو بتایا کہ حضور ﷺ صحابہ کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ابوطلحہؓ نے اُمِّ سلیمؓ کو بتایا کہ حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس کھانے کا مناسب انتظام نہیں ہے۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے بڑے توکل سے جواب دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہت بہتر جانتے ہیں۔ تب ابوطلحہؓ بھی

توکّل کرتے ہوئے گھر سے نکلے اور حضور ﷺ کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ حضور ﷺ نے آتے ہی فرمایا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لے آؤ۔ اُمِّ سُلَیمؓ وہی روٹیاں لے آئیں۔ حضور ﷺ کے حکم پر ان روٹیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کیئے گئے۔ اُمِّ سُلَیمؓ نے اپنے گھی کے برتن میں سے کچھ گھی نکال کر ان روٹیوں پر ڈالا پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اور فرمایا دس دس کر کے صحابہ اندر آتے جائیں اور کھانا کھاتے جائیں۔ اس طرح وہاں موجود تمام لوگوں نے کھانا کھایا جن کی تعداد ستر اسی کے قریب تھی۔(18)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ انتہائی مہمان نواز اور لوگوں کا بہت خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ آپ کی قربانی اور ایثار کا ایک مشہور واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ حضور ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا تو پہلے تو آپ ﷺ نے ازواج مطہّرات کی طرف پیغام بھجوایا کہ اس مہمان کی مہمان نوازی کی جائے۔ اتفاق سے اس وقت کسی کے پاس کچھ نہ تھا جس سے اس مہمان کی مہمان نوازی کی جاتی۔ پھر جب آپ ﷺ نے صحابہ میں اس کی تحریک فرمائی تو ابوطلحہؓ نے بخوشی اس کی حامی بھر لی۔ گھر جا کر اپنی اہلیہ اُمِّ سُلَیمؓ سے کہا کہ یہ حضور ﷺ کا مہمان ہے اس کی ضیافت کا انتظام

کریں۔ اس پر اُمِّ سُلَیمؓ کہنے لگیں کہ گھر میں صرف بچوں کے لئے ہی معمولی سا کھانا ہے۔ اس صورتحال میں ان دونوں نے یہ ترکیب سوچی کہ بچوں کو کسی نہ کسی طرح سُلا دیا جائے اور کھانا مہمان کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور عین کھانے کے وقت اُمِّ سُلَیمؓ چراغ ٹھیک کرنے کے بہانے اٹھیں اور اسے بجھا دیا تا کہ حضورﷺ کا مہمان پیٹ بھر کر کھانا کھا لے۔ جب مہمان نے کھانا شروع کیا تو دونوں میاں بیوی یہ ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ مہمان کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں اور خالی منہ ہلا کر مچاکے لیتے رہے اس طرح انہوں نے رات بھوکے رہ کر گزاردی۔ صبح جب ابوطلحہؓ حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورﷺ نے فرمایا کہ رات میرے مہمان کے ساتھ جو اچھا سلوک تم نے کیا اللہ بھی اس پر خوشی سے مسکرا رہا تھا۔(19)

حضورﷺ اُمِّ سُلَیمؓ اور انصار کی بعض عورتوں کو خدمت کے لئے غزوات میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اور یہ خواتین مشکیں بھر بھر کے لاتیں اور لوگوں کو پانی پلاتیں اسی طرح زخمیوں کی مرہم پٹی بھی کیا کرتی تھیں۔

آپؓ کی جرأت کا یہ واقعہ بھی مشہور ہے کہ غزوۂ حنین کے موقعہ پر آپؓ کے پاس ایک خنجر دیکھ کر آپؓ کے خاوند ابوطلحہؓ نے حضورﷺ سے

عرض کیا کہ اُمِّ سُلَیمؓ نے بھی کمر بند میں خنجر چھپا رکھا ہے۔ حضور ﷺ کے پوچھنے پر اُمِّ سُلَیمؓ نے بتایا کہ میرا ارادہ ہے کہ جو مشرک میرے سامنے آئے گا اس کا پیٹ چاک کر دوں گی۔ اس پر حضور ﷺ مسکرائے۔ پھر اُمِّ سُلَیمؓ نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ فرار ہونے والوں کے بارے میں حکم فرما دیں۔ حضور نے فرمایا کہ تمہیں اس کی فکر کی کوئی ضرورت نہیں اللہ خود ان کا انتظام کرلے گا۔ (20)

حضرت اُمِّ سُلَیمؓ وہ خوش نصیب خاتون تھیں جنہیں رسول ﷺ نے ان کی زندگی میں جنت کی خوشخبری دی۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے جنت میں کسی کے قدموں کی آہٹ سنی تو مجھے بتایا گیا کہ یہ غمیصاء بنت ملحان اُمِّ سُلَیمؓ ہے۔ اُمِّ سُلَیمؓ کی وفات حضرت ابو بکر صدیق ؓ کے عہد خلافت میں ہوئی۔ (21)

حوالہ جات

(1) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ لابن حجر جلد 8 (صفحہ 243-244)

(2) الاصابۃ فی تمیز الصحابہ لابن حجر جلد 8 (صفحہ 243)

(3) نسائی کتاب النکاح

(4) معجم الاوسط جلد 4 (صفحہ 280)

(5) مسلم کتاب الفضائل وکتاب الادب

(6) ترمذی کتاب الصلاۃ

(7) علل المتناھیہ جلد 1 (صفحہ 351)

(8) مسلم کتاب الفضائل

(9) بخاری کتاب الصوم

(10) مسلم کتاب الفضائل واصابۃ جلد 8 (صفحہ 243)

(11) مسلم کتاب الفضائل

(12) مسند احمد بن حنبل

(13) بخاری کتاب الاستئذان

(14) مسلم کتاب الفضائل مناقب الانصار

(15) مسلم کتاب الفضائل مناقب الانصار

(16) مسلم کتاب الفضائل مناقب الانصار

(17) بخاری کتاب الجنائز

(18) بخاری کتاب الاطمعہ

(19) بخاری کتاب المناقب

(20) بخاری کتاب المغازی و اصابۃ جلد 8 (صفحہ 243)

(21) مسلم کتاب الفضائل

(22) سیر الصحابہ جلد 6 (صفحہ 129) از سید سلیمان ندوی

حضرت اُمّ سُلَیمؓ

(Hadrat Umm-e-Sulaimrd***)***

Published in UK in 2007

© Islam International Publications Ltd.

Published by:
Islam International Publications Ltd.
'Islamabad' Sheephatch Lane,
Tilford, Surrey GU10 2AQ,
United Kingdom.

Printed in U.K. at:
Raqeem Press
Sheephatch Lane
Tilford, Surrey
GU10 2AQ

No part of this book may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronic or mechanical, including photocopy, recording or any information storage and retrieval system, without prior written permission from the Publisher.

ISBN: 1 85372 999 x